قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 16 جون 2022ء | 16 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 16 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:119

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

صدقہ رب کے غصے کو بجھا دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصدقة)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

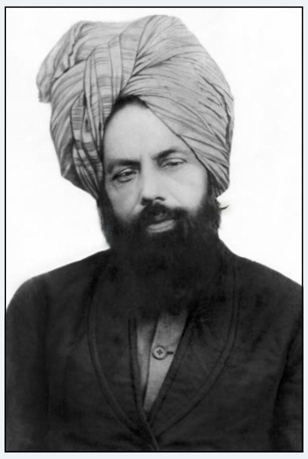

تکبر خدا کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اُس کے اُس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اُس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے‘‘

(نزول مسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۷﴾

(آل عمران:27)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں۔ اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

فرمان خلیفہ وقت

شیطان کیونکہ تکبر دکھانے کے بعد سے ابتدا سے ہی یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ مَیں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا اور عبادالرحمٰن نہیں بننے دوں گا اور مختلف طریقوں سے اس طرح انسان کو اپنے جال میں پھنساؤں گا کہ اس سے نیکیاں سرزد اگر ہو بھی جائیں تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان پر گھمنڈ کرنے لگے اور یہ نخوت اور یہ گھمنڈ اس کو یعنی انسان کو آہستہ آہستہ تکبر کی طرف لے جائے گا۔ یہ تکبر آخر کار اس کو اس نیکی کے ثواب سے محروم کر دے گا۔ تو کیونکہ شیطان نے پہلے دن سے ہی یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ انسان کو راہ راست سے بھٹکائے گا اور اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا تھا اس لئے یہی وہ حربہ ہے جو شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان پر آزماتا ہے اور سوائے عبادالرحمٰن کے کہ وہ عموماً اس ذریعہ سے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں، عبادتگزار ہوتے ہیں، بچتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ عموماً تکبر کا ہی یہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان کو اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ تو یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 29 اگست 2003ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- خوبصورت سب لباسوں میں ہے تقویٰ کا لباس (منظوم)
- ہمارا ٹیگ، ہماری پہچان۔ احمدیت
- حضرت میاں معراج الدین پہلوانؓ۔ لاہور کا تعارف
- آؤ! اُردو سیکھیں
- This week with Huzur
- رپورٹ پہلا جلسہ سالانہ پرنسپ
- حاصل مطالعہ

دربارِ خلافت

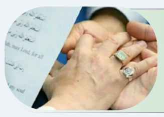

ہر عمل، چاہے وہ نیک عمل ہو، عملِ صالح نہیں بن جاتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ عملِ صالح نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قویٰ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے انسان بعض دفعہ اپنوں سے بھی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔مثلاً دنیا میں آجکل انتخابات ہو رہے ہیں۔ مجھے بعض شکایات آتی ہیں کہ ہم نے فلاں کو ووٹ دیا یا فلاں عہدیدار نے پوچھا کہ تم نے فلاں کو کیوں اپنی رائے دی، اُس کو ووٹ کیوں دیا؟ اب جماعتی انتخابات تو ایسے ہیں کہ ہر ایک آزاد ہے، کسی کو پوچھنے کا حق نہیں۔ اگر کسی نے سچائی سے اپنے خیال میں کسی کو بہتر سمجھتے ہوئے ووٹ دیا تو کسی عہدیدار کا حق نہیں بنتا کہ جا کے اُسے پوچھا جائے کہ تم نے کیوں فلاں کو دیا، فلاں کو کیوں دیا؟ یہی اگر انسان میں کمزوری ہو، اپنی بعض غلطیاں ہوں تو ایک دفعہ یہ سچائی کا اظہار ہو جائے تو اگلی دفعہ پھر سچائی کا اظہار نہیں کرتا، کہیں میری غلطیاں اور کمزوریاں نہ پکڑی جائیں۔ یا تقویٰ کی کمی ہو، جیسے بعض لوگ اظہار کر دیتے ہیں کہ ہمیں فکر ہے کہ یہ عہدیدار پھر ہمارے خلاف اپنے دلوں میں رنجشیں نہ رکھیں۔ یہ تقویٰ کی کمی ہے، سچائی کی کمی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر حق سمجھتے ہوئے کسی نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو پھر سچائی یہی ہے، تقویٰ یہی ہے کہ بے فکر رہے۔ ہاں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا تو کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی چل رہی ہوتی ہے اور ایسی رنجشیں رکھنے والوں کو خود بھی اللہ تعالیٰ بعض دفعہ پکڑتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جماعتی نظام کوئی ایسا ہے جس میں جس کا جو دل چاہے، کرتا چلا جائے۔ کہیں نہ کہیں کسی پکڑ میں انسان آ جاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بھی قائل ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔ اور دوسری طرف اُن اعمالِ صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمالِ صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہو گا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 499 ایڈیشن 2003ء)

اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اگر جواب طلبیاں شروع ہو جائیں، لوگوں کو خوفزدہ کیا جانے لگے تو یہ بھی فساد کے زُمرہ میں آتا ہے۔ پس یہ انسان کو ہر وقت اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے، اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اعمالِ صالحہ انہوں نے بجا لانے ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ یا اپنے اعمال کی اصلاح اُس وقت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متقیوں کی یہ نشانی رکھی ہے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والوں کی یہ نشانی رکھی ہے کہ ہر عمل، چاہے وہ نیک عمل ہو، عملِ صالح نہیں بن جاتا جبتک کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ عملِ صالح نہ ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عملِ صالح بنانے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے، اُس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے، استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 21/ جون 2013ء بحوالہ السلام ویب سائٹ)

خوبصورت سب لباسوں میں ہے تقویٰ کا لباس

سادہ لفظوں میں کروں گا بات تم سے دوستو
دل پھٹا جاتا ہے میرا آج غم سے دوستو
آئینہ دیکھا ہے کل شب بیٹھ کر تنہائی میں
پیرہن ہی بہہ گیا پھر آنکھ کی دریائی میں
سوچتا ہوں میرے جیسا حال تم سب کا نہ ہو
دنیا داری میں پھنسا ہر سال تم سب کا نہ ہو
کون ہیں ہم کس لئے آئے گھروں کو چھوڑ کر
یاد کرنا ہے ضروری اب سروں کو جوڑ کر
دیکھنا یہ ہے ہمارا کیا یہاں کردار ہے
آئینے میں چہرہ اپنا کرتا کیا اظہار ہے
وقت کا دھارا نہیں رکتا کسی کے واسطے
چاند بھی دن کو نہیں چڑھتا کسی کے واسطے
کرنی پڑتی ہے دعا کے ساتھ ہی تدبیر بھی
تب بدلتی ہے کہیں جا کر کوئی تقدیر بھی
سوچنا ہے کس طرح لانا ہے ہم نے انقلاب
کس طرح ہم نے حقیقت اب بنانا ہے یہ خواب
کس طرح ہونگی ہوائیں یہ برنگ یاسمن
کس طرح ہونگے یہ پتھر آب اور مثل گلاب
باخدا بننا پڑے گا اور دعا کے ہاتھ سے
تقویٰ کی پینی پڑے گی رات دن خالص شراب
تب کہیں جا کر بنیں گے ہم زمانے کے امام
تب ہی پھیلے گا جہاں میں احمدیت کا یہ نام
جا بجا بونیں پڑیں گے پیڑ خوشبو کے یہاں
شبنمی پھولوں سے مہکے گا تبھی سارا جہاں
وقف کر دو راہ مولا میں تم اپنے اب اوقات
دور ہو جائیں گی تم سے راہ کی ساری آفات
پھینک دو اب گندے کپڑے پہن لو اچھا لباس
خوبصورت سب لباسوں میں ہے تقویٰ کا لباس
نور کے تاروں سے روشن ہوں تمہارے آشیاں
چاندنی لے کر تمہاری جگمگائے یہ جہاں

عبدالجلیل عبادؔ۔ ہیمبرگ جرمنی

اداریہ

ہمارا ٹیگ، ہماری پہچان۔ احمدیت

گزشتہ دنوں خاکسار نے مکرم ذیشان محمود مبلغ سیرالیون سے مسز فائقہ بشریٰ آف بحرین کا چودہ قسطوں پر مشتمل تیار کردہ روحانی وعلمی مائدہ بعنوان ’’ارشادات نور‘‘ کی جب یکجائی پوسٹ بنانے کی درخواست کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان 14 اقساط میں سے صرف 4 اقساط پر ’’حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ‘‘ کا Tag لگا ہوا تھا وہ میں نے اکٹھی کر لی ہیں۔ باقی 9 اقساط پر Tag نہ ہونے کے باعث ڈھونڈنے میں مشکل ہوئی تاہم 14اقساط پر مکمل پوسٹ تیار ہو گئی ہے۔

میں نے باوجود یہ علم رکھنے کے کہ کمپیوٹر میں Tagging کا ایک فنکشن ہوتا ہے نادانی اور اپنی کم علمی کی بناء پر محترم موصوف سے پوچھ ڈالا کہ Tag کس بلا کا نام ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ ذرائع ابلاغ کی دنیا میں جب مضمون آن لائن کرنا مقصود ہو تو اس کی کیٹیگری کی تعیین کے لئے، اس کی پہچان کے لئے ٹیگ لگایا جاتا ہے۔ جس سے اس مضمون کی تلاش آسان ہو جاتی ہے۔ اسی لئے ’’ارشاداتِ نور‘‘ پر مشتمل 14 مضامین میں سے جن پر Tag لگا ہوا تھا اس سے ان کا ملنا آسان ہو گیا۔

موصوف سے بات ختم ہوتے ہی خاکسار نے ان تین حرفی لفظ Tag (ٹیگ) پر غور کرنا شروع کر دیا اور ریسرچ بھی کی۔ ڈکشنری کا سہارا لینے پر وہ مفہوم کھل کر سامنے آیا جو خاکسار کے اس آرٹیکل لکھنے کا باعث بنا۔

یہ لفظ انگریزی اور اردو دونوں ڈکشنریوں میں یکساں مستعمل ہوا ہے۔ اس کے معنوں کے مطابق لفظ ’’ٹیگ‘‘ کاغذ، گتے، پلاسٹک، کپڑے، دھاگے یا چمڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا کہلاتا ہے جو کتب میں نشان کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

آج کل کی اصطلاح میں اسے bookmark بھی کہا جا سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے خاکسار کی رہنمائی میں ایک بک مارک تیار کر کے طبع کروایا تھا۔ جو قرآن کریم میں بطور نشانی استعمال ہوتا رہا اور آج بھی وہ ہمارے گھر قرآن کا حصہ بنا ہوا ہے۔ یہ تو ایک ثانوی بات درمیان میں آ گئی۔ ٹیگ کے معانی بیان ہو رہے تھے۔ ٹیگ اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو کپڑوں، جوتوں پر پہچان کے لئے لگا ہوتا ہے۔ اس سے اس کا سائز ظاہر ہوتا ہے۔ کس کمپنی کا بنا ہوا ہے۔ کھیلوں میں کھلاڑیوں اور جانوروں پر بھی پہچان کے لئے ٹیگ لگائے جاتے ہیں۔ انگریزی ڈکشنری میں اس کی وجہ to identify اور to describe درج ہے۔ کھیلوں میں جب وننگ چبوترے پر اول دوم سوم کے کھلاڑیوں کو لایا جاتا ہے تو ان کو بھی پہچان کے لئے tag کیا جاتا ہے۔

لفظ ٹیگ کا استعمال صرف مادی دنیا کی چیزوں کی پہچان کے لئے نہیں بلکہ ہم ذی روح انسانوں کی بھی پہچان ہمارے اوپر لگے لیبل اور ٹیگ سے ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ ہم احمدی مسلمان کی پہچان اور ٹیگ اللہ کے ساتھ اپنے مضبوط تعلق سے ہوتی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مثالی و دلی محبت وعقیدت سے ہوتی ہے۔ ہماری پہچان ابدی کتاب قرآن کریم ہے جو ہماری زندگیوں کا سرمایہ ہے۔ ہم پر احمدیت کا جو لیبل لگ چکا ہے اس کی عزت ولاج کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات و فرمودات کو حرزِ جاں بنانا ضروری ہے۔ احمدیت کا سہرا اپنی پیشانی پر سجانے سے قبل خلافت سے حقیقی پیار کر کے خلیفۃ المسیح کے ساتھ عقیدت و محبت کے معیاروں کو بڑھانا ہے۔ آپس میں پیار و محبت اور دنیا میں امن و سلام و آشتی کی تعلیم کو عملی رنگ دینا ہے۔ تا دنیا کے کنارے سے یہ آواز آئے کہ ہے تو یہ قادیانی مگر ہے سچا، جھوٹ نہیں بولتا، جھوٹی گواہی نہیں دیتا، دیانت دار ہے، رشوت نہیں لیتا، معاشرے میں بسنے والوں کا حق ادا کرتا ہے۔ اس کے گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آتی ہے۔

ایک وہ ٹیگ بھی ہے جو نام نہاد مولویوں اور بعض مسلمانوں نے اپنے اوپر مسلمانی کا لگا رکھا ہے۔ جو اپنی مسلمانی کا دم بھی بھرتے ہیں۔ تسبیحیں بھی ہاتھوں میں لئے مسجدوں کی طرف نمازوں کی ادائیگی کے لئے تیز قدموں کے ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔ حج کا فریضہ بھی خصوصی طور پر ادا کرتے ہیں، درود بھی پڑھتے ہیں۔ مگر جھوٹ بھی بولتے ہیں، جھوٹی گواہی بھی دیتے ہیں۔ لوگوں کو چالاکی سے ورغلاتے بھی ہیں۔ رشوت بھی لیتے ہیں۔ قتل و غارت سے بھی نہیں چوکتے۔ دنگا فساد ان کی عادت اور فتنہ برپا کرنا ان کی علامت ہوتی ہے۔ سڑکوں پر غل غپاڑہ کرتے بھی نظر آتے ہیں۔

اسلام کی یہ پہچان نہیں۔ اسلام کی اصل پہچان تو وہ ہے جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مشعل راہ چھوڑی ہے۔ صحابہ نے بطور نمونہ ہمارے لئے اس کی راہیں آسان کی ہیں۔ صحابہ کی طرح ہمارے اندر اتحاد و اتفاق چاہیے۔ صحابہ کی طرح انسانیت سے پیار چاہیے۔ صحابہ کی طرح ہمارے اندر اللہ تعالیٰ سے پیار، اس کے رسولؐ سے پیار، اس کی پیاری کتاب قرآن کریم سے پیار ضروری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ کو فرمایا کہ اے لڑکے! اگر تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو گے تو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے (ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے احکام الٰہی کی حفاظت فرمائی۔ خود بھی عمل کیا اور دوسروں سے عمل کروایا بھی۔

ایک روایت ہے کہ ایک مہاجر صحابی نے قرآنی احکام کی فہرست تیار کر کے تمام احکام خداوندی پر عمل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب میں ایک حکم پر عمل کرنے کے علاوہ باقی تمام احکام کو اپنی زندگی کا حصہ بنا چکا تو میں باقی بچ جانے والے حکم کی تعمیل کے لئے مدینہ کی گلی کوچوں میں سرگرداں پھرتا ہر گھر کے دروازہ کی کنڈی کھٹکھائی کہ کوئی مجھے یہ کہہ دے کہ میں اس وقت نہیں مل سکتا اور میں واپس چلا آؤں اور یوں اس حکم (النور:29) پر بھی عمل ہو جائے مگر یہ حکم بغیر عمل کے رہ گیا۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود صفحہ 37)

صحابہ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حد تک پیار کرتے تھے کہ جنگ بدر کے موقع پر انصار صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری نعشوں کو روند نہ ڈالے۔

احمدیت کا لیبل اور ٹیگ وہی ہے جو اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ احمدیت کی پہچان وہی ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی۔ ہمیں بھی اس ٹیگ کو اپنے اوپر چسپاں کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ خلیفۃ المسیح سے پیار وعقیدت سے پیش آنا۔ ان کی ہر بات کو حرزِ جاں بنانا۔ اطاعت کے تمام زینے بخوبی انجام دینا بہت ضروری ہے۔ چاہیے کہ یہی ہماری پہچان ہو اور ڈکشنری کے الفاظ to identify اور to describe احسن رنگ میں ہم پر لاگو ہوں۔

لاہور کے قیام کے دوران میں نے اچکن سلوانے کے لئے انارکلی میں مشہور ومعروف ایک ٹیلر کی دکان کا وزٹ کیا تو مجھے اس کی دکان پر یہ لکھا دیکھ کر بہت حیرانگی ہوئی کہ

God makes men and we make them gentlemen

میں نے اسے پڑھ کر اپنے ساتھ کھڑے بیٹے سعید الدین احمد سے مخاطب ہو کر کہا کہ بیٹا! مجھے اس فقرے سے شرک کی بو آ رہی ہے اسے یوں ہونا چاہئے کہ

God makes men and Quran makes them gentlemen

گویا یہ مضمون آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بارے بیان معروف فقرے ’’کان خلقہ القرآن‘‘ کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ بس ہمارا ٹیگ اور پہچان قرآن ہے۔ ہمیں اسی کو سینے سے لگانا ہے اور اسی کی تعلیم کو اپنا کر اپنے آپ کو حسین سے حسین تر بناتے چلے جانا ہے۔

خاکسار نے اس سے قبل اسی مضمون کے حوالے سے کئی ایک آرٹیکلز میں ٹیگ کے مقابل پر۔ کئی ناموں سے توجہ دلائی ہے۔ جیسے اسلامی باغ کا پودا/درخت۔ شاخ یا ڈالی۔ مالی و باغبان۔ پھل۔ روحانی فرزند یا بیٹا۔ آئینہ۔ چراغ یا دیا۔ عطر و خوشبو۔ تسبیح کا منکا وغیرہ وغیرہ

ان تمام الفاظ کو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر لاگو کر کے جماعت کی ڈکشنری میں اپنے آپ کو بطور ہیرا جڑنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہیرا بننے کے لئے تیز دھات سے اپنے آپ کو تراشا و خراشا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(ابو سعید)

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت میاں معراج الدین پہلوانؓ۔ لاہور

حضرت میاں معراج دین صاحب پہلوان رضی اللہ عنہ ولد میاں فضل الدین صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ محلہ پٹ رنگاں لاہور کے رہنے والے تھے۔ 1898ء میں بیعت کی۔ آپ کی بیعت پر گھر والوں کی طرف سے آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے بڑی استقامت کے ساتھ ان حالات کا مقابلہ کیا۔ قبولیت احمدیت کے سوال پر فرمایا:

’’میاں عبدالعزیز صاحب مغل ہمارے محلہ میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ پنڈت لیکھرام کے قتل کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ تمام شہر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا چرچا رہتا تھا کہ 1898ء (اغلبًا 1897ء ہوگا کیونکہ 1898ء میں حضرت اقدسؑ کا کوئی کوئی سفر لاہور ثابت نہیں، 1897ء میں آپؑ سفر ملتان سے واپسی پر لاہور میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ ناقل) میں حضورؑ ہمارے بازار بھاٹی دروازہ میں سے گذرے۔ حضور کے ساتھ کوئی تیس کے قریب آدمی تھے۔ مجھے اور میاں مولا بخش صاحب دکاندار کو جب علم ہوا ہم بھی حضور کی زیارت کے لیے بازار میں پہنچے۔ میاں مولا بخش صاحب نے حضور کو دیکھ کر پہلے ایک اچھا سا کلمہ کہا جو مجھے یاد نہیں۔ اور پھر کہا سبحان اللہ! یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہوسکتا۔ مولا بخش صاحب احمدی نہیں ہوئے مگر مخالفت بھی کبھی نہیں کی۔‘‘

(تاریخ احمدیت لاہور مرتبہ شیخ عبدالقادر سوداگرمل صفحہ 252-253)

آپ نے دسمبر 1938ء میں اپنی روایات قلمبند کرواتے ہوئے حضرت اقدسؑ کے سفر لاہور 1904ء کے متعلق بیان فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی روز تک لاہور میں تشریف فرما رہے۔ انہی دنوں میں ایک رسالہ آپؑ نے تحریر فرمایا تھا جسے مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ نے ایک عظیم الشان مجمع میں پڑھ کر سنایا اور اِسی عظیم الشان مجمع میں حضرت امام علیہ السلام نے بذاتِ خود بھی اپنے دعویٰ کے متعلق مختصر سی بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ خاکسار نے بفضل خدا اس تقریر کو سُنا ہے اور اس عظیم الشان کی عظیم الشان کیفیت اور حضرت مہدی علیہ السلام کی شان و شوکت اور علمائے سوء کی وحشیانہ حرکات اور ان کی ناکامی اور نبی اللہ کی کامیابی کا نظارہ اب تک میرے دل و دماغ میں تازہ بتازہ موجود ہے۔ اب وہ لیکچر آپ کا لیکچر لاہور کے نام سے موسوم ہے۔ یہ لیکچر بیرون بھاٹی دروازہ عقب مزار حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش ایک خام منڈوہ میں پڑھا گیا تھا۔

دیگر 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور مولوی کرم الدین بھیں کے مقدمہ کی پیشی کے لئے تشریف لے گئے تو خاکسار بھی لاہور سے گورداسپور میں پہنچ گیا۔ عدالت کے باہر ایک گراؤنڈ میں کھانا کھانے کے لئے جب دسترخوان بچھایا گیا اور حضورؑ اُس پر معہ اپنے خدام کے کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو خاکسار بھی حضرت امام علیہ السلام کے سامنے ایک یا دو حضرات کے فاصلہ سے کھانا کھانے کے لئے بیٹھا تھا (تو میں نے دیکھا کہ حضور بالکل چھوٹا سا ٹکڑا روٹی کا توڑتے اور ذرا سا سالن لگا کر دہن مبارک میں ڈالتے اور دیر تک اُس چباتے رہتے۔ چنانچہ اسی طرح تمام احباب کے کھانا کھالینے کے بعد تک حضور علیہ السلام کھاتے رہے۔ جب سب خُدّام کھانا کھاچکے تو آپؑ نے بھی کھانا چھوڑ دیا۔ میں نے خیال کیا کہ اس عرصہ میں شاید آپ نے روٹی کا چوتھا حصہ ہی کھایا ہوگا۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 7 صفحہ 215-217)

احمدیت کی خاطر غیرت کا ایک اظہار آپ کی بیٹی کے رشتے کے موقع پر دیکھنے کو ملتا ہے جس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

’’میں عرصہ دراز سے احمدی ہوں، میرے والد فضل الدین صاحب اور دوسرے رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ بوجہ میرے احمدی ہونے کے میری اور رشتہ داروں کی باہم کشیدگی ہے۔ تین چار مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ میری بیوی کے رشتہ داروں نے مجھ پر یہ زور ڈالنا شروع کیا کہ میں اپنی لڑکی مسماۃ بختاور نابالغہ عمر 13 سال کا نکاح اپنی بیوی کی خالہ کے لڑکے مسمی فیروز دین ولد غلام حسین پیشہ تارکش ساکن لاہور موری دروازہ سے کرنے پر رضامند ہوجاؤں لیکن میں نے ہر بار انکار کیا اور کہا کہ میں احمدی ہوں، غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی کا نکاح مذہبی طور پر نہیں کرسکتا کیونکہ ہمارے امام کا حکم ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینی ناجائز ہے۔ اسی ردّوکد میں 12، 13 اگست جبکہ میرے سکونتی گھر کی مرمت ہو رہی تھی معلوم ہوا کہ لڑکی گھر میں نہیں ہے۔ بیوی سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ بے پردگی کی وجہ سے لڑکی کو موضع بابو صابو میں اس کی پھوپھی کے پاس بھیج دیا ہے۔ میں نے کہا اچھا۔ اس کے دو تین روز بعد میرے والد صاحب جو بوجہ غیر احمدی ہونے کے دوسرے رشتہ داروں سے ملے ہوئے تھے وہ بھی اس گاؤں میں چلے گئے۔ جب جانے لگے تو مَیں نے دریافت کیا کہ آپ کیوں جاتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ لڑکی کو ملنے جاتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے مورخہ 21/ اگست کی صبح کو اطلاع ملی کہ 20، 21 اگست کی درمیانی شب کو والد صاحب سے مل کر میری بیوی کے رشتہ داروں نے میری لڑکی کا نکاح فیروز دین سے کردیا ہے۔ چونکہ یہ نکاح سازش سے ہوا ہے اور میری اجازت اور مرضی کے خلاف ہوا ہے جو شرعًا ناجائز ہے اس لیے میں بحیثیت ولی شرعی اس تحریر کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ جو نکاح قریبًا موضع بابو صابو میں میری لڑکی کا پڑھا گیا ہے وہ میری اجازت سے نہیں پڑھا گیا اور میری بے خبری میں دھوکا سے لاہور سے باہر دوسرے موضع میں پڑھا گیا ہے جو کسی طرح جائز نہیں ہے۔

المعلن (والد دختر) معراج الدین احمدی پہلوان ولد فضل الدین غیر احمدی بھاٹی دروازہ محلہ پٹ رنگاں لاہور

(الفضل 26/ اگست 1919ء صفحہ 2)

تبلیغ احمدیت میں بھی ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ آپ کی بھتیجی مبارکہ انجم صاحبہ ایم اے سابقہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ بیان کرتی ہیں:

’’... ابا جان کے برادر اکبر حضرت میاں معراج الدین صاحب پہلوان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں تبلیغ کا خاص ملکہ حاصل تھا، آپ کے مطب میں بیٹھ کر اکثر تبلیغ میں مصروف رہتے اور ہر طرح کے خیالات رکھنے والے لوگ آتے اور ان سے تبادلہ خیالات کرتے تھے ....‘‘

(الفضل 21/ ستمبر 1971ء صفحہ 4)

آپ نے 22/ مارچ 1965ء کو بعمر 85 سال لاہور میں وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 17098) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں دفن کیے گئے۔ خبر وفات دیتے اخبار الفضل نے لکھا:

’’محترم میاں معراج الدین صاحب مرحوم بہت نیک، مخلص، صابر و شاکر اور بے نفس بزرگ تھے۔ دینی مسائل پر خاصا عبور حاصل تھا اور اصلاح و ارشاد کی غیر معمولی قابلیت اور جوش رکھتے تھے۔ آپ لاہور کے قدیم احمدیوں میں سے تھے۔ 1898ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اور پھر شدید مخالفتوں کے باوجود اپنے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے....‘‘

(الفضل 26/ مارچ 1965ء صفحہ 8)

آپ کے بھائی محترم حکیم سراج الدین احمد صاحب آف لاہور (وفات: 12/ دسمبر 1970ء) بھی ایک مخلص وجود تھے۔ ان کا ذکر خیر اخبار الفضل 16/ دسمبر 1970ء، الفضل 21/ ستمبر 1971ء اور الفضل 22/ ستمبر 1971ء میں درج ہے۔

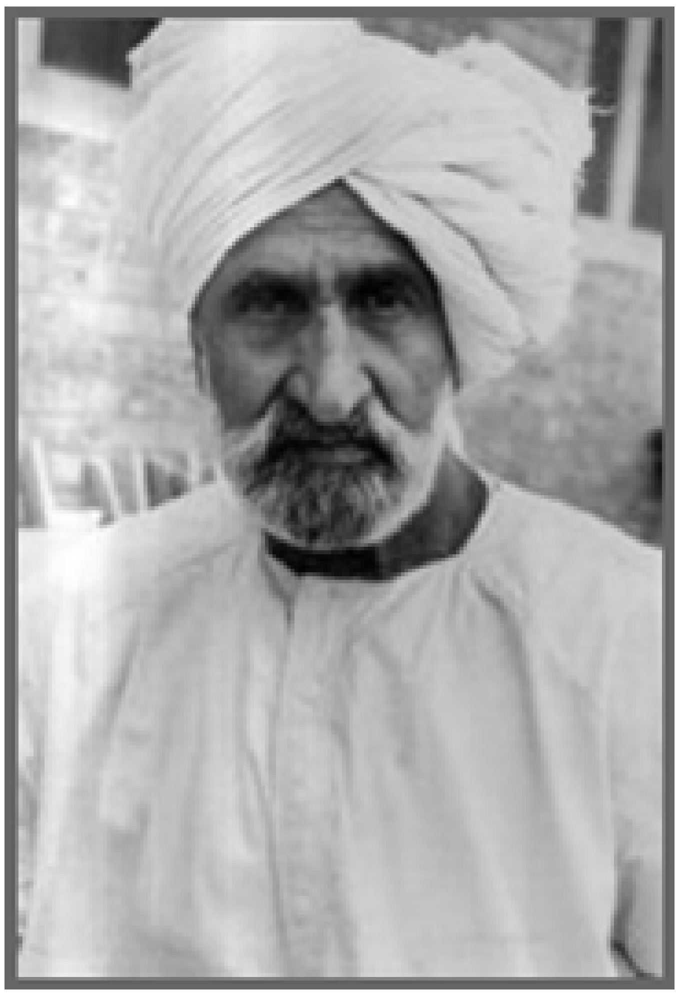

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 48

افعال کی نفی

افعال Verbs کے شروع میں نہ یا نہیں لگانے سے فعل یا جملہ منفی ہوجاتا ہے۔مثلاً: وہ اب تک نہیں آیا۔تم کل کیوں نہیں آئے۔ اُسے کچھ نہ ملا۔البتہ نہ اور نہیں کے استعمال میں فرق ہے اور اسی فرق کو سمجھنے کے لئے ہم گزشتہ سبق سے اس موضوع پر بات کر رہے ہیں۔اس موضوع کے چند نکات رہ گئے ہیں اب ان پر بات کرتے ہیں۔

1۔ایسے افعال Verbs جو کسی اسم Noun،صفت Adjective سے اور فعل Verb سے مرکب Compound ہوں۔ان کی نفی دو طرح کی جاتی ہے۔یا تو اسم Noun یا صفت Adjective سے پہلے نہیں یا نہ لگاتے ہیں یا پھر فعل Verb سے پہلے۔ایسا فعل Verb جس سے پہلے فقرے میں ایک اور فعل Verb ہو جیسے: میں نہانا نہیں چاہتا۔ اس فقرے میں دو فعل ہیں نہانا اور چاہنا۔تو ایسی صورت میں آخری فعل سے پہلے نہیں لگانا ہی مناسب ہوگا۔تاہم اگر نہیں کو پہلے فعل سے قبل لگایا جائے تومعنوں میں فرق آئے گا۔جیسے: میں نہیں نہانا چاہتا(تم کیوں بار بار کہہ رہے ہو)اس جملے میں ایک حتمی لہجہ ہے جو اصرار یا ضد یا جبر کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

اگر جملے میں فعل سے قبل صفت یا اسم ہو جیسے: یہ ایک بہادر عمل نہیں ہے۔اس کا روبار سرد نہیں ہے۔تو نہیں کی سب سے مناسب جگہ فعل سے قبل ہوگی۔ان جملوں میں فعل ہونا ہے اس لئے دونوں جملوں میں ہے سے پہلے نہیں آیا ہے۔

نہیں کی جگہ بدلنے سے مفہوم کا بدلنا:

میں یہ کتاب پسند نہیں کرتا۔ میں یہ کتاب نہیں پسند کرتا۔ دونوں جملوں میں سے پہلا جملہ زیادہ بہتر ہے جہاں نہیں فعل سے فوراً پہلے آیا ہے۔ لیکن روزمرہ کی بول چال Dialect میں نہیں کے ساتھ دوسرے الفاظ کی ترتیب بھی بدل جاتی ہے۔جیسے:میں نہیں پسند کرتا اس کتاب کو۔یا مجھے نہیں پسند یہ کتاب۔یہ کتاب مجھے پسند نہیں۔ مجھے نہیں اچھی لگتی یہ کتاب۔تو یہ سارے انداز گفتگو کے ہیں۔

2۔بعض جملوں میں افعال Verbs کے بعد حرف نفی یعنی نہیں یا نہ اس لئے لگایا جاتا ہے تا کہ تاکید،اصرار،التجا،یا پہلے سے موجود امید یا اندیشے کے پورے ہوجانے کا اظہار کیا جاسکے اور ایسے جملے اثباتی Positive ہوتے ہیں۔یعنی ان میں کسی بات کی نفی نہیں کی جاتی۔

جیسے: آؤ نا!وہاں چلیں۔وہی ہوا نا جس کا ڈر تھا۔

حرف نا کی تفصیل:

نا:نہیں اور نہ کا مترادف Synonym ہے۔یہ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1۔سوال کے انداز میں:بولو نا یعنی جواب دو، ہے نا یعنی کیوں نہیں Of course۔

2۔تصدیق کرانے کے لئے: کیا ایسا نہیں ہے۔ہے کہ نہیں۔کسی نے پانی تو نہیں پینا۔

3۔بطور علامت اسم آلہ As a sign used to name the instruments یعنی نا کا اضافہ کرکے کسی اوزار یا آلے کا نام بنایا جاتا ہے۔جیسے: بیلنا Wooden Rolling Pin،پھُکنا Fire Blower، قرنا Bugle وغیرہ۔

4۔کسی لفظ کے آخر پر نا لگا کر کسی چیز کا چھوٹا ہونا ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے بھوت سے بھتنا اور ڈھول سے ڈھولنا وغیرہ۔

5۔نہ لگا کر اسم متعلق فعل Adverb بھی بنایا جاتا ہے۔جیسے:مومن سے مومنانہ، دلیر سے دلیرانہ، خوشامد سے خوشامدانہ وغیرہ۔

6۔ضمیر کے لاحقے کے طور پر استعمال ہوتا ہے،عربی الفاظ کے ساتھ مل کر ہمارے کے معنی دیتا ہے؛ جیسے: مولانا، سیدنا، نبینا، امامنا وغیرہ۔

اس کے علاوہ ناشکایت، اٹھلانے اور خوشامد کے رنگ میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے جان ایلیا کے اس شعر میں پہلا نہ نفی کا ہے اور دوسرا نا اٹھلا کر شکایت کا ہے۔

وہ جو نہ آنے والا ہے نا اس سے مجھ کو مطلب تھا
آنے والوں سے کیا مطلب آتے ہیں آتے ہوں گے

عام بول چال میں بھی بچے والدین سے ناز کرتے ہوئے نا کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: مجھے وہ چیز دے دیں نا، مان جائیں نا، باہر چلیں نا وغیرہ۔

انگریزی میں اس مقصد کے لئے please استعمال ہوتا ہے۔

حال تمام present perfect میں جب جملے میں نہیں استعمال ہوتا ہے تو جملے کے آخر سے امدادی فعل ہے یا ہیں وغیرہ گرادیے جاتے ہیں۔ جیسے: وہ اب تک نہیں آیا ہے۔کی بجائے کہیں گے وہ اب تک نہیں آیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نہیں دو الفاظ نہ اور ہیں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے نہیں امدادی افعال کا بدل ہوجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یکسر الصلیب کے کیا معنے ہیں؟ توجہ سے سننا چاہیے کہ مسیح موعودؑ کی بعثت کا وقت غلبہ صلیب کے وقت ٹھہرایا گیا ہے اور وہ صلیب کو توڑنے کے لئے آئے گاب مطلب صاف ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض عیسوی دین کا ابطال کلّی ہوگا اور وہ حجت و براہین کے ساتھ جن کو آسمانی تائیدات اور خوارق اور بھی قوی کردیں گے وہ صلیب پرستی کے مذہب کو باطل کرکے دکھادے گا اور اس کا باطل ہونا دنیا پر روشن ہوجائے گا اور لاکھوں روحیں اعتراف کرلیں گی کہ فی الحقیقت عیسائی دین انسان کے لئے رحمت کا باعث نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے کہ ہماری ساری توجہ اس صلیب کی طرف لگی ہوئی ہے۔صلیب کی شکست میں کیا کوئی کسر باقی ہے؟موت مسیح کے مسئلہ نے ہی صلیب کو پاش پاش کردیا ہے کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ مسیح صلیب پر مرا ہی نہیں بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آکر مرا۔تو کوئی عقلمند ہمیں بتائے کہ اس سے صلیب کا باقی کیا رہتا ہے۔اگر تعصب نے اور ضد نے بلکل ہی انسان کے دل کو تاریک اور اس کی عقل کو ناقابل فیصلہ نہ بنادیا ہو تو ایک عیسائی کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ اس مسئلہ سے عیسائی دین کا سارا تار و پود اُدھڑ جاتا ہے۔

ملفوظات جلد 2 صفحہ 246 ایڈیشن 2016

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

مسیح موعودؑ کی بعثت کا وقت: وہ وقت،سال مہینے جب حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کے طور پر بھیجا گیا۔

غلبہ صلیب: عیسائیت Christianity کی طاقت،پھیلاؤ مقبولیت وغیرہ۔

عیسوی دین: عیسائیت Christianity۔

ابطال کلّی: مکمل طور پر کسی نظریے،عقیدے یا فلسفے کو دلائل اور ثبوتوں کے ذریعے غلط ثابت کرنا۔

حجت و براہین: دلائل اور ثبوت۔

آسمانی تائیدات اور خوارق: اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیرمعمولی مدد اور نصرت۔

قوی کرنا: مضبوط کرنا۔

فی الحقیقت: حقیقت میں، یعنی اصل بات ہونا۔

کسر باقی ہونا: ایک کام کا کسی حد تک نامکمل ہونا۔

پاش پاش کرنا: ٹکڑے ٹکڑے ہونا، معنوی اعتبار سے غلط اور بے حقیقت ثابت ہوجانا۔

صلیب پر مرنا: سزائے موت کی ایک قسم جس میں لکڑی کی صلیب پر لٹکا کر مارا جاتا ہے۔

تار و پود: تانابانا یعنی نظام، Net work

ناقابل فیصلہ: فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہونا، سچ اور جھوٹ میں فرق نہ کرسکنا۔

درخواست دعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کردی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیوں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری کرے۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔ آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

ٹرانسکرپٹ و کمپوزنگ: ابو اثمار اٹھوال

This week with Huzur

13؍ مئی 2022ء

پچھلے اتوار کو انگلستان کی بارہ سے پندرہ سال کی واقفاتِ نو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ اس موقعہ پر واقفاتِ نو نے مختلف سوالات کے ذریعہ پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جو رہنمائی حاصل کی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سوال: حضور آپ نے اس خطبہ عید میں فرمایا ہے کہ ہماری حقیقی عید وہ ہوگی جب ہم رسول کریم ﷺ کو اپنی عیدوں میں شامل کریں گے۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمیں اپنی عید میں رسول کریم ﷺ کو کیسے شامل کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’اگر غور سے سنو تو وہیں میں نے بتایا تھا کہ رسول کریم ﷺ کا پیغام دنیا میں پہنچاؤ، تبلیغ کرو اور آپ کی جو تعلیم ہے اسے دنیا میں پھیلاؤ، اس تعلیم پر خود عمل کرو۔ قرآن کریم کو پڑھو اسلام کی تعلیم کو غور سے دیکھو کہ کیا ہے؟ اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی بتاؤ۔ اور جب ہم اس طرح آنحضرت ﷺ کی تعلیم دنیا میں پھیلا دیں گے اور دنیا کو آپ کے جھنڈے کے نیچے لے آئیں گے۔ تو اسی میں آنحضرت ﷺ کی شمولیت ہو گی اور وہی عید ہو گی۔ یہی مراد تھی اس سے۔‘‘

سوال: ہم ان لوگوں کو جو حجاب کا تمسخر اڑاتے ہیں جواب میں کیا کہہ سکتے ہیں یا خود کیا کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’اگر آپ پختہ عزم ہوں اور اگر آپ اپنے دین میں ثابت قدم ہوں اور مضبوط ہوں تو پھر آپ کو اس بات کی فکر نہیں ہونی چاہیے کہ دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ خواتین کو حجاب پہننا چاہیے اور انہیں اپنا سر اور سینہ ڈھانکنا چاہیے۔ اور اگر ہم حقیقی مسلمان ہیں تو ہم نے ان احکامات پر عمل کرنا ہے۔ تو اگر لوگ تمسخر اڑاتے ہیں تو آپ پرواہ نہ کریں۔ آپ انہیں بتائیں کہ یہ میری مرضی ہے اور میرا ذاتی نظریہ ہے اور مجھے حق ہے کہ جو مرضی میں چاہوں کروں۔ اور مجھے یہ ذاتی طور پر پسند ہے۔ اور میں یہ اپنی مذہبی تعلیم کی وجہ سے پہنتی ہوں کیونکہ یہ شریعت اور قرآن کا حکم ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ چنانچہ اگر آپ مضبوط عزم و ہمت کی مالک احمدی ہیں تو آپ کو لوگوں کی باتوں کی کبھی بھی فکر نہیں ہو گی۔ آپ ان سے پوچھ سکتی ہیں کہ وہ حجاب کیوں نہیں پہنتی؟ اور کیوں وہ غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہیں؟ جو انہیں بیشک اخلاقی لگتے ہوں گے لیکن آپ کی تعلیم کے مطابق وہ کام غیر اخلاقی لگتے ہیں۔ اگر میں آپ کی باتوں پر کوئی اعتراض نہیں کرتی تو پھر آپ مجھ سے یہ سوال کرنے والی کون ہوتی ہیں کہ میں حجاب کیوں پہنتی ہوں؟‘‘

سوال: کیا تہجد کی نماز میں کی ہوئی ہر دعا قبول ہوتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تہجد کس طرح پڑھی ہے تہجد کی نماز ایک ایسی نماز ہے جس میں کوئی نہیں جانتا کہ انسان پڑھ رہا ہے آدمی بالکل علیحدہ ہوتا ہے، بالکل Isolation میں پڑھی جا رہی ہوتی ہے۔ بندہ جانتا ہے یا اللہ جانتا ہے کہ تم کیا دعائیں کر رہی ہو یا کس طرح نماز پڑھ رہی ہو۔ اگر تو دعائیں دل کے سوز سے نکل رہی ہیں۔ دل کی آواز سے نکل رہی ہیں اور جائز دعائیں ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ وہ چاہے تم تہجد کی نماز میں پڑھو یا فرائض میں پڑھو یا سنتوں میں پڑھو یا باقی نوافل میں کرو۔ تو اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایک بندہ میری خاطر رات کو اپنی نیند خراب کر کے اُٹھتا ہے اور تہجد کی نماز کے لیے جاگتا ہے اور میرے سامنے جھکتا ہے تو میں اس بندے کو Reward دیتا ہوں۔ تو جب ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی کام کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لیے کوئی کام کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے کوئی کام کر رہے ہوتے ہیں اور پھر جب اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر یہ کر رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیونکہ تم نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا ہے اس لیے میں تمہیں Reward دوں گا اور اللہ تعالیٰ وہ دعائیں سنتا ہے۔ یہ کہنا کہ ہر دعا قبول ہوتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کس قسم کی دعائیں تم کر رہی ہو (اس کے بعد حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا) اگر کسی کو بد دعائیں دے رہی ہو تو وہ تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا۔ اپنے لیے اچھی اچھی دعائیں کر رہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ قبول کر لے گا۔‘‘

سوال: اسلامی تعلیم کے مطابق جب کوئی فوت ہو جائے تو اسے دفن کرنے کا حکم ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسلمان سائنسدانوں نے میڈیسن میں ریسرچ کے لیے انسانی مردے استعمال کیے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم بطور مسلمان ریسرچ کے لیے مردہ جسم کو Donate کر سکتے ہیں جیسے کہ organ donation کی بھی اجازت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ہاں عمومی طور پر تو یہی حکم ہے کہ اگر کوئی بندہ فوت ہو جائے تو اس کی تدفین جلدی کر دینی چاہیے۔ لیکن اگر انسانی فائدہ کے لیے، انسانوں کی جان بچانے کے لیے، ریسرچ کے لیے، مزید تحقیق کے لیے اگر جسم کے organ کو استعمال کرتے ہیں یا دیکھتے ہیں، تھوڑی دیر کے لیے اگر دل بھی دھڑکتا رہتا ہے اس کو دیکھتے ہیں یا دوسرے organ کام کر رہے ہیں ان کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور پھر بعض لوگ اپنے organ donate کرتے ہیں۔ مثلاً آنکھیں ہیں۔ تو کچھ عرصے کے لیے اسے رکھتے ہیں پھر جلدی سے اس کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ دوسروں کو وہ ٹرانسپلانٹ کی جا سکے۔ اسی طرح دوسرے organ ہیں۔ تو ریسرچ کے لیے یا انسانی فائدہ پہنچانے کے لیے اگر کسی انسان کا organ اس کے مرنے کے بعد لے بھی لیتے ہیں تو کوئی حرج نہیں، یہ جائز ہے اس تحقیق کے لئے۔ لیکن عمومی طور پر یہ ہے کہ اگر کوئی مقصد نہیں ہے تو بلا وجہ مُردوں کو لمبا عرصہ نہیں رکھنا چاہیے۔ کوشش یہ کرنی چاہیے کہ جلدی دفنا دو۔‘‘

سوال: اگر ہم احمدی اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کریں گے تو کیا پھر اللہ تعالیٰ ایک دوسری قوم لے آئے گا؟ وہ وعدے جو حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں وہ اس دوسری قوم کے ذریعے پورے ہوں گے؟ اور کیا وہ لوگ احمدی ہوں گے؟ اور کیا وہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتے ہوں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’ظاہر ہے اگر ہم اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کریں گے تو حضرت مسیح موعودؑ نے خود فرمایا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور کو لے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعودؑ سے وعدے کیے ہیں وہ تو پورے کرنے ہیں اور جو وعدے پورے کرنے کے لیے آئیں گے وہ بھی ظاہر ہے احمدی ہوں گے اور حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتے ہوں گے تا کہ آپ کے مشن کو آگے چلائیں۔ اس لیے اگر ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے میں اپنا پورا کردار ادا نہیں کرتے تو پھر اللہ تعالیٰ کسی اور ذریعے سے بھی کر دے گا۔ اب افریقہ میں بڑے بڑے مخلص پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہیں، تبلیغ بھی کرتے ہیں اور دوسرں کو احمدی بھی بناتے ہیں۔ اسی طرح یورپ میں بعض لوگ ہیں، بعض دوسرے جزائر میں، انڈونیشیا وغیرہ میں یا فار ایسٹ میں اور ملکوں میں ایسے لوگ ہیں۔ یہ صرف پاکستانی یا ہندوستانی قوم کا کام تو نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ ساری دنیا کے لیے نبی بن کر آئے تھے۔ اور آپ ﷺ کا جو مسیح موعود ہے وہ بھی ساری دنیا کے لیے آیا ہے۔ تو ہم نے ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ ساری دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے۔ ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام دینا ہے۔ تو یہ ہمارا کام ہے یہ وہ مشن ہے جسے لے کر حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے کہ میرے دو ہی کام ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانا۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بنانا، اس کی عبادت کرنے والا بنانا۔ اور دوسرے آپس میں ایک دوسرے کے حق کا خیال رکھنا۔ اعلیٰ اخلاق دکھانا، اچھے اخلاق دکھلانا۔ اور اچھے کام کرنا اور اسلام کی جو تعلیمات ہیں، اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں جو بیشمار حکم ہیں ان کو دنیا میں پھیلانا۔ تو یہ کام ہم نے کرنے ہیں اگر ہم نہیں کریں گے، اگر دنیا داری میں پڑ جائیں گے، اگر قرآنی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کریں گے، ہم اگر قرآن کریم پڑھ کر، قران کریم کے حکموں کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ہم اگر جو بنیادی اخلاق ہیں ان کو بھول جائیں گے اور دنیا کمانا اور دنیا کی رونقوں میں ڈوب جانا ہمارا مقصد ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ اور قومیں کھڑی کرے گا، اور کر رہا ہے، جو اس مقصد کو پورا کریں گی اور اس کام کو پورا کریں گی اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس مشن کو پورا کریں گی کہ آنحضرت ﷺ کی اس تعلیم کو پوری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ بھی حضرت مسیح موعودؑ سے فرمایا تھا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ لوگ پھیلائیں گے۔ میں ایسے لوگ پیدا کروں گا۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ کھڑے کر رہا ہے جن کا پتا بھی نہیں لگتا اور وہ سامنے آجاتے ہیں اور وہ پیغام کو پہنچانے والے بن جاتے ہیں۔ تو اگر ہم شامل ہو جائیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فعل میں شامل ہو جائیں گے، اس کی برکتیں اور فضل ہمیں حاصل ہو جائیں گی۔ اس تبلیغ کے کام کو دنیا میں پہنچانے میں اگر ہم اپنا رول اور کردار پوری طرح ادا نہیں

کریں گے تو اللہ تعالیٰ تو پھر یہ کام کروا کر رہے گا لیکن دوسرے لوگوں سے کروا لے گا۔‘‘

سوال:آج کے زمانے میں ہم Teenage لڑکیاں کس طرح تبلیغ کرسکتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’اپنے اچھے اخلاق دکھاؤ۔ اچھے Moral دکھاؤ۔اپنے دین کی تعلیم کی خوبیاں اپنی لڑکیوں میں بیٹھ کر ڈسکس کرو۔ لوگوں کو یہ کہنا ضروری نہیں ہوتا کہ مسلمان ہو جاؤ۔اس طرح لوگ مسلمان نہیں ہوں گے بلکہ چڑیں گے۔ وہ کہیں گے مسلمان تو بہت خطرناک لوگ ہوتے ہیں۔تم جب اچھے اخلاق دکھلاؤ گی اپنے دوستوں کے سامنے اچھی طرح پیش آؤ گی،اور اپنی ٹیچروں کے سامنے اچھا behave کرو گی،اور پڑھائی میں اچھی ہو گی،توسکولوں میں تم لوگوں کا نام ہوگا۔ ٹیچر بھی پوچھے گا تم کون ہو؟سٹوڈنٹ بھی پوچھیں گے تم کون ہو؟ پھر تم بتاؤ گے۔ اور بعض دفعہ اسمبلی میں یا ویسے سکولوں میں بھی اسلام کے بارے میں یا اپنے بارے میں کچھ بتانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔تو کئی بچے ایسے ہیں۔لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی جن کو موقع ملتا ہے اور پھر وہ سکولوں میں بتاتے ہیں کہ اسلام کی کیا تعلیم ہے،اور یہ کہ ہم احمدی مسلمان ہیں،ہمارا مشن کیا ہے۔تو اس سے پھر آہستہ آہستہ تبلیغ کے رستے کھلتے ہیں۔اور پھر جب وقت آئے گا اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو گی تو لوگ خود بخود ہماری طرف کھنچے آئیں گے۔ زبردستی ہم کسی کو مسلمان نہیں بنا سکتے۔بعض لوگ جن کے دل اللہ تعالیٰ کھولنا چاہتا ہے وہ خود کھول دیتا ہے لیکن کم از کم ہم یہ کر سکتے ہیں کہ اپنی اسلام کی تعلیم کا اظہار اپنے اوپر بھی کریں اور اچھے اخلاق بھی دکھائیں تو لوگ خود بخود ہماری طرف کھنچے آئیں گے۔

سوال:کیا ہمیں ایسے سکول Trip میں جانے کی اجازت ہے جس میں رات کا قیام بھی ہوتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’عمومی طور پر تو میں اس سے بچنے کے لیے کہتا ہوں سوائے اس کے کہ سکول force کرے اور compulsory ہو اور ہر ایک کے لیے mandatory بن جائے کہ ضرور جانا ہے۔تو پھر ٹھیک ہے یا Day Trip ٹھیک ہے۔ Otherwise رات کے Trip کو avoid کرنا چاہیے۔کیونکہ بہت سارے لڑکوں اور لڑکیوں سے بھی میں نے پوچھا ہے جو جاتے ہیں۔ان کا ایک دفعہ جانے کے بعد تجربہ اچھا نہیں ہوتا۔صرف یہی نہیں کہ احمدی، بلکہ میں نے بعض غیر احمدی بچوں سے، ہندو بچوں سے، دوسرے بچوں سے بھی پوچھا ہے۔اور مجھے پتا چلا ہے کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ وہاں بعض دفعہ ماحول اچھا نہیں ہوتا۔ایک تو چھیڑ چھاڑ بہت کرتے ہیں اور بعض دفعہ bully کرنا بھی شروع کر دیتے ہیں اور پھر بعض دفعہ غلط قسم کی حرکتیں بھی کرتے ہیں۔تو اس لیے بہتر یہ ہے کہ overnight stay کو avoid کیا جائے۔اگر تم نے جانا ہے،تم کو سیر کرنے کا شوق ہے تو اپنے اماں ابا کو کہو کہ تمہیں Overnight stay کروا دیں تمہیں کیمپنگ کروا دیں۔میں نے بعض بچوں کو کہا کہ وہ اس طرح کریں کہ ماں باپ خود Overnight stay organize کریں۔کیمپ لے کر جائیں اور ان کو stay کروائیں۔تو لوگوں نے کیا تم لوگ ناصرات، لجنہ، واقفات نو ہو اگر تم نے کیمپ لگانا ہے تو تم لوگ یہاں حدیقۃ المہدی میں جا کر کیمپنگ کرو۔ Overnight stay بھی ہو جائے گا اور تمہاری Enjoyment بھی ہو جائے گی۔اور جماعتی سسٹم میں رہ کر ہو گا۔تو پھر غلط قسم کی باتیں جو ہوتی ہیں وہ بھی نہیں ہوں گی۔‘‘

سوال:ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ بیت الفتوح میں حضور کی عدم موجودگی بہت زیادہ محسوس کی جا رہی ہے اور انہوں نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کب دوبارہ بیت الفتوح تشریف لائیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’دعا کریں۔ جب حالات بہتر ہوجائیں گے تو میں دوبارہ جمعہ کے لیے مسجد بیت الفتوح آ جایا کروں گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔یہ سب آپکی دعاؤں پر منحصر ہے اور اس بات پر کہ کب ہمیں اس Covid کی وبا سے خلاصی ملے گی۔‘‘

اس کے بعد حضور نے استفسار فرمایا: ’’کیا آپ کو مسجد جانے کی اجازت مل گئی ہے؟‘‘

جس پر موصوفہ نے جواب دیا: ’’جی حضور۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’کیا آپ عید کی نماز پر گئیں تھیں؟‘‘

واقفہ نو نے جواب دیا کہ ’’جی حضور‘‘

اس پر حضور نے فرمایا کہ: ’’کیا آپ نے لطف اٹھایا؟‘‘

واقفہ نو نے جواب دیا: ’’جی حضور۔‘‘

سوال:میرا سوال سورۃ الاعراف آیت 12 کے بارے میں ہے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ ابلیس سب Evil spirits کا سردار ہے جیسے حضرت جبرائیلؑ سب فرشتوں کے سردار ہیں۔میرا سوال یہ ہے کہ اس دنیا میں Evil spirits کہاں پر ہیں اور ان کا کیا کام ہے؟اور ہم ان کے اثرات سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’ہر برا کام شیطان کا کام ہے۔اور ان برے کاموں کے لیے جو پھونکیں مارتا ہے اور لوگوں کو کہتا ہے اور بھڑکاتا ہے اس کا نام شیطان ہے اور جو ہر نیک کام ہے، روحانی کام ہے وہ جبرئیلؑ اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے دنیا میں لوگوں کو بتاتے ہیں یا اپنے باقی کام کرنے والے ساتھیوں کے ذریعہ سے اگر براہ راست نہیں بھی آتے تو۔اور جو شیطانی کام ہیں۔برے کام ہیں، گندے کام ہیں ان کے لیے شیطان ہر وقت کانوں میں پھونکیں مارتا رہتا ہے کہ یہ کرو یہ کرو۔اور پھر ضروری نہیں کہ وہ برے کاموں کو بتائے۔ برے کاموں کو اچھا رنگ دکھا کے، جس طرح حضرت آدمؑ کو بتایا کہ تم جنت میں مستقل رہ جاؤ گے اگر تم یہ پھل کھالو۔یہ کام کرلو؟اور انہوں نے اس کے دھوکے میں آ کر کرلیا۔تو بعض دفعہ اچھے کاموں کا بہانہ کر کے شیطان انسان سے برے کام کروا دیتا ہے۔ اس لیے ایک تو ہمیشہ ’’اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ‘‘ پڑھتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے دھوکے سے، شیطان کے حملوں سے اپنی پناہ میں رکھے پھر ’’لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ‘‘ بھی پڑھتے رہنا چاہیے۔کہ اللہ تعالیٰ میں سب طاقتیں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے اور ہمیں ہر قسم کے شیطانی حملوں سے بچا کے رکھے تاکہ ایسے گندے خیالات ہی نہ آئیں۔اور استغفار بھی کرتے رہنا چاہیے۔’’استغفراللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ‘‘ یہ چیزیں پھر شیطان کے حملوں سے بچاتی رہتی ہیں۔‘‘

سوال:آپ کی کیا نصیحت ہے ان بچوں کے لیے جو Mental health اور Depression کا شکار ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’کھلی ہوا میں جایا کریں۔ پہلے تو وجہ معلوم کریں۔ان کے ماں باپ کو ان کے بڑے بہن بھائیوں کو نہیں کسی Psychiatrist کو دکھانا چاہیے۔کسی Psychiatrist کے پاس لے جائیں اور علاج کروانا چاہیے صحیح طرح۔ اور اس کی جو تکلیف ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور پھر یہ ہے کہ یہ نوٹ کرو کہ کس وقت ایسی صورت زیادہ بنتی ہے۔ دن کے وقت دس، گیارہ بجے بنتی ہے تو پھر اس وقت کھلی ہوا میں باہر جا کر ٹہلیں۔ اور دوسرے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خود بھی دعا کریں۔کچھ اپنے اندر بھی willpower ہونی چاہیے determination ہونی چاہیے۔اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس phase میں سے نکالے۔تو علاج بھی اور دعا بھی ہو۔تو ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔آج کل ایم ٹی اے پر پروگرام بھی آرہے ہوتے ہیں۔ایک ڈاکٹر صاحب بتا رہے ہوتے ہیں کہ کس طرح دور کی جا سکتی ہے۔ وہ پروگرام دیکھ لو۔اور میرا خیال ہے اس کی آن لائن ریکارڈنگ چل رہی ہو گی وہاں سے بھی پتا چل جاتا ہے تو وہ دیکھ کر جو ان

کے والدین ہیں یا بڑے بہن بھائی ہیں وہ دیکھ لیں اور پھر اس کے مطابق treat کریں۔لیکن بہرحال یہ بیماری ہے۔اس بیماری کو seriously اور پوری طرح دیکھنا چاہیےاور treat کرنا چاہیے۔یہ نہیں کہ کسی Depression والے کا مذاق اڑا دیا۔ وہ نہیں کرنا چاہیے اور خود بھی استغفار کرو اور نماز پڑھو تو اللہ تعالیٰ پھر اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔‘‘

سوال:ہم خود کو سوشل میڈیا کے منفی استعمال سے کیسے بچا سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’تمہیں پتا ہے سوشل میڈیا میں کونسی چیزیں مثبت اور کونسی چیزیں منفی ہیں؟ جس پر موصوفہ نے جواب دی:۔ ’’جی حضور‘‘۔اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک محاورہ ہے کہ اگر کوئی سویا ہوا آدمی ہو تو اسے تم جگا سکتے ہو جو جاگ رہا ہو اسے کیسے جگاؤ گے؟ جو مچلا بن کر سویا ہوا ہو، جو Pretend کر رہا ہو کہ میں سویا ہوا ہوں۔ اگر تم Pretend کر رہی ہو کہ میں سوئی ہوئی ہوں۔تو تمہیں جو مرضی ہلاتا رہے تم نہیں اٹھو گی اور اگر صحیح طرح حقیقت میں سوئی ہوئی ہو تو تمہیں کوئی جگائے گا تو تم جاگ جاؤ گی۔اور غصے میں جگانے والے کو کہو گی کہ کیا مجھے تنگ کر رہے ہو، سونے نہیں دے رہے! بہرحال سوشل میڈیا پر جو مثبت اور منفی باتیں آتی ہیں۔ اگر تمہیں پتا ہے کہ منفی باتیں کیا ہیں ان کو Avoid کرو۔ان کے قریب نہ جاؤ۔ان کو نہ دیکھو۔یہ Temptation ہے۔ ایک آدمی میڈیا پر ایک لنک کھولتا ہے اس میں دیکھ لیتا ہے پھر اس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ دیکھتا ہی نہیں کہ اس کے برے اثرات کیا ہو رہے ہیں۔ پھر اگلا پھر دوسرا، پھر تیسرا پروگرام دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔یہ پھر غلط ہوتا ہے۔اگر پہلی دفعہ ہی دیکھو کہ سوشل میڈیا پر کوئی غلط چیز آئی ہے جو تم پر منفی اثر ڈال رہی ہے یا ڈال سکتی ہے تو تم فوری طور پر اس کو بند کر دو۔اور سوشل میڈیا کی اور دوسری سائیٹ جو اچھی اچھی ہیں، ان کو دیکھ کہ جہاں knowledge بھی ہے اور علم بھی آ رہا ہے، یا ایجوکیشنل پروگرام بھی ہیں، یا دوسرے سائنس کے پروگرام بھی ہیں، ڈاکومینٹریز ہیں یا اس پر کچھ کمنٹس ہیں، یا اور پڑھے لکھے سائنسدانوں کے کمنٹس ہیں، یا جماعت کے سوشل میڈیا پر چلی جاؤ اور ان کو دیکھو بجائے اس کے کہ منفی اثر ڈالنے والی سوشل میڈیا کو دیکھو۔ یہ تو اپنی willpower اور determination ہے کہ تم کتنا اپنے آپ کو بچانا چاہتی ہو۔‘‘

سوال:ہمیں نماز کا طریقہ آنحضور ﷺ نے سکھایا تھا۔ اسلام سے پہلے انبیاء کس طرح عبادت کرتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ان کے مختلف طریقے تھے۔بعض لوگ سجدے کرتے ہوں گے۔بعض لوگ بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کر لیتے ہوں گے۔ بعض گھٹنے ٹیکتے ہوں گے، سجدہ تو میرا خیال ہے ہر مذہب میں ہی ہو گا۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں میں بھی اور دوسروں میں بھی سجدے کا رجحان ہے۔ماتھا ٹیکنے کا رواج ہر مذہب میں ہے۔ یہ جو طریقہ ہے کہ کھڑے ہونا، دعا کرنا پھر رکوع کرنا پھر ’’سمع اللہ‘‘ میں کھڑے ہونا۔ پھر سجدے میں جانا پھر بیٹھنا۔ یہ نماز کو طریقہ جو ہے، یہ ہمیں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہی ہم مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے باقیوں کے لیے اس طرح Detail میں یہ طریقہ نہیں تھا۔مختلف طریقے تھے۔‘‘

سوال:حدیث میں آتا ہے کہ جنت کہ ایک دروازے کا نام ’’ریان‘‘ ہے جس میں سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا جنت کے اس کے علاوہ اور بھی دروازے ہوں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ بخشش کا دروازہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش سے وہاں سے داخل ہو جائیں گے۔ ہر نیکی کے لیے دروازے ہیں۔ سات نیکیوں کے دروازے اور آٹھواں دروازہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں جانے کے لیے بخشش کا رکھا ہوا ہے۔ اپنے رحم کا رکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمائے گا اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا ہے اور لوگوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کے آٹھ دروازے رکھے ہیں۔ دوزخ کے کم ہیں اور جنت کے زیادہ ہیں۔‘‘

رپورٹ: انصر عباس۔ نمائندہ الفضل آن لائن ساؤتومے و پرنسپ

پہلا جلسہ سالانہ پرنسپ

تعارف اور جماعت کا قیام: ساؤتومے و پرنسپ دو جزیروں ساؤتومے (São Tomé) اور پرنسپ (Príncipe) پر مشتمل براعظم افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جو کہ اٹلانٹک اوشن (بحر اوقیانوس) میں وسطی افریقہ کے ملک گابوں (Gabon) سے شمال اور گنی ایکٹوریل سے شمال مغرب میں واقع ہے۔ پرنسپ جزیرے میں جماعت کا پودا مکرم و محترم انصر عباس صاحب مبلغ انچارج وصدر جماعت احمدیہ ساؤتومے و پرنسپ کے ذریعے نومبر 2018 میں لگا۔ اس جزیرے پر سو فیصد عیسائی تھے۔ قیام احمدیت کے بعد عیسائی پادریوں کی طرف سے شدید مخالفت بھی ہوئی لیکن ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دی۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے نومبائعین کی تعداد (تین سو) سے بڑھ چکی ہے۔ دسمبر 2020 میں اس جزیرے کے گاؤں پورتو ریال میں اسلام احمدیت کی طرف سے پہلی مسجد بنائی گئی۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 21 مئی 2022 کو پرنسپ جزیرہ پر جماعت کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کا عنوان تھا ’’خلافت امن وسلامتی، عدل اور بھائی چارہ کی ضامن

ہے‘‘ جلسہ سالانہ کے لئے وہاں کے تمام نومبائعین کو مدعو کیا گیا تھا۔ وہاں کے ریڈیو پر بھی اعلان کیا گیا۔ جلسہ کے دن فجر سے قبل ہی شدید بارش شروع ہوگئی اور جلسہ ختم ہونے سے کچھ دیر قبل تک ہوتی رہی۔ پہلا جلسہ ہونے کی وجہ سے بڑی گھبراہٹ تھی کی لوگ زیادہ شامل نہیں ہوسکیں گے کیونکہ عمومی طور پر اس جزیرہ کے لوگ بارش میں گھروں سے نہیں نکلتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فوری طور پر دعا کا خط لکھا گیا جس کے نتیجے میں بارش نومبائعین کو جلسہ میں شرکت کرنے سے روک نہ پائی اور 11 مختلف مقامات سے 117 (ایک سو سترہ) افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

صبح دس بجے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے کیا گیا۔ جلسہ میں کل چار تقاریر ہوئیں۔ 1۔ جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات۔ 2۔ نماز باجماعت کی اہمیت۔ 3۔ قرآن پاک نجات کا سرچشمہ ہے۔ 4۔ خلافت امن وسلامتی، عدل اور بھائی چارہ کی ضامن ہے۔

پہلی دو تقاریر کے بعد 20 منٹ کا وقفہ کیا گیا جس میں ریفریشمنٹ کی گئی۔ دوبارہ تلاوت اور نظم کے بعد دوسرا سیشن شروع کیا گیا۔ تقاریر سے قبل نومبائعین نے احمدی ہونے پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ آخری دو تقاریر کے بعد مبلغ انچارج صاحب نے دعا کروائی اور ترانے گائے گئے۔ جلسہ کے اختتام پر نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔ پھر شاملین جلسہ نے کھانا تناول کیا اور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ تمام نومبائعین پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوئے۔

تاثرات: محترم جوزے ایمانوئل صاحب نے کہا میں پہلی دفعہ جلسہ

میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ جلسہ ہر سال منعقد ہو۔ پہلے میرا بیٹا احمدی ہوا تھا۔ اس وقت ہمیں اسلام کا کچھ علم نہیں تھا۔ میرے بیٹے نے مجھے بھی اس مذہب کی طرف راغب کیا۔ اب یہی نجات کا راستہ ہے۔

یونیورسٹی کے ایک طالب علم محترم والدو (Waldo) صاحب نے کہا کہ مجھے ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا کہ اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ اسلام کی تعلیمات امن و محبت، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، والدین کی عزت کرنا، میرے لئے ہدایت کا موجب بنیں۔ آج یہاں پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اسلام کی تعلیمات سن کر میرے ایمان میں بہت اضافہ ہوا۔

ایک سکول ٹیچر محترم ولکے (Vilké) صاحب نے کہا کہ جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ جلسہ کی تعلیمات نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ شدید بارش میں اتنے لوگوں کا جلسہ سالانہ میں شامل ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں تھا۔ اب ہمیں اپنے احمدی ہونے پر فخر ہے۔۔ اس جزیرے پر پہلے اسلام کا کسی کو علم نہیں تھا۔ ہم اسلام کو اچھا مذہب نہیں سمجھتے تھے۔ اب پتا چلا کہ اسلام بہت اچھا مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات نجات کا راستہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ پہلا جلسہ سالانہ اس جزیرے کے احمدیوں اور تمام لوگوں کے لئے بہت بابرکت ہو۔ یہ جلسہ یہاں کی تمام سعید روحوں کو اسلام احمدیت کی طرف کھینچ لانے والا ہو۔ آمین

مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن

حاصل مطالعہ

قسط 13

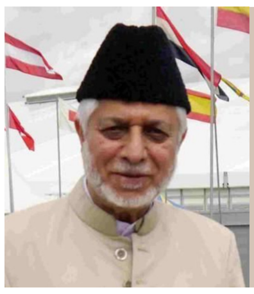

حدیث نبویؐ

• حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ یوں کہو: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کردے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار)

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟ فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا بہت سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

آپ کے اپنے الفاظ میں:

'' اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خداشناسی اور خدارسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بےخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5 ایڈیشن 2003ء)

انمول موتی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گزار ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتار لے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مقبول نہیں ہوتا۔''

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ارشادات

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 390)

''انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 564 مطبوعہ 2003 قادیان)

''سچا مذہب وہ مذہب ہے جو الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور فوق العادت کاموں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ رکھتا ہے''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 249)

''یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے۔ اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہی جہاں سچی مغفرت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو۔ وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 4-5)

ارشاداتِ امام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اپنے اعمال سے احمدی ہونے کا ثبوت دیں''

''آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ اس لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کرسکیں کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے عمل، کردار، بات چیت اور چال ڈھال سے یہ ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم ہی ہیں جو اسلام کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا زندہ تعلق پیدا کریں کہ نظر آئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں''

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 29 اپریل 2004ء)

ان شاءاللہ اولاد ہوگی

25 جنوری 1933ء مجھے (محمد ابراہیم بقاپوری کو) محترمہ والدہ ماجدہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کی اولاد کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں نے تین چار روز متواتر دعا کی تو مجھے الہام ہوا۔ ''میرا دروازہ اچھی طرح کھٹکھٹایا نہیں گیا۔'' صبح مکرم چوہدری صاحب کی والدہ ماجدہ کو خوشخبری سنائی گئی تصریح بھی کر دی کہ انشاءاللہ تعالیٰ اولاد ہوگی اور ایسا ہی چوہدری صاحب کو بھی سنایا گیا اور جب 1936ء میں معلوم ہوا کہ آپ کی اہلیہ دوم کو حمل ہے تو ایک رات مجھے معلوم ہوا کہ اس حمل سے لڑکی ہوگی۔ چنانچہ اس کی اطلاع بھی چند ماہ قبل از ولادت آخر ماہ نومبر 1936ء میں چوہدری صاحب کو کر دی اور جنوری 1937ء میں عزیزہ امۃ الحی سلمہا کی پیدائش ہوئی۔ الحمدللہ

(حیات بقاپوری جلد اول صفحہ 185)

مخالف شرمندہ ہوکر آنکھیں نیچی کر لیتے

رفقاء احمد میں تحریر ہے کہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب جالندھری نے سنایا کہ ایک دفعہ میں قادیان کے ہندو بازار میں سے گزرا۔ بے پناہ گرمی پڑ رہی تھی۔ چند ہندوؤں نے کہا کہ آپ ہر روز دعا کی برکات بیان کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آج بارش برسادے تا گرمی دور ہو۔ آپ نے ان کی طنز و تمسخر کو بری محسوس کیا اور آپ کی غیرت جوش میں آئی۔ آسمان بالکل صاف تھا۔ آپ مسجد اقصیٰ میں جا کر اس وقت تک دعا میں مصروف رہے جب تک بارش کی وجہ سے آپ کے کپڑے گیلے نہ ہوگئے۔ فرماتے تھے کہ میں ہندوؤں سے جب بھی اس نشان کا ذکر کرتا تو وہ شرمندہ ہوکر آنکھیں نیچی کر لیتے۔

(رفقاء احمد جلد ہفتم صفحہ 159)

جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2011ء میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہوسکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہوجائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہوجاتی ہے''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455 ایڈیشن 2003ء)

رپورٹ: وحید احمد۔ ناظم تعلیم طاہر ریجن لندن

بین المذاہب کانفرنس

زیر اہتمام مجلس انصار اللہ BATTERSEA

محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے ساتھ مجلس انصار اللہ بیٹرسی یو کے کو مؤرخہ 7 مئی 2022ء بروز ہفتہ ''عالمی بحران اور امن کا راستہ'' کے موضوع پر ایک کامیاب بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی جس میں کل حاضری ایک سو سے زائد افراد کی رہی۔ اس کانفرنس میں مقامی کمیونٹی کے افراد اور سیاسی و سماجی شخصیات کے علاوہ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے نہ صرف بھرپور شرکت کی بلکہ اپنے مذاہب کی تعلیمات کی روشنی میں دنیا کے موجودہ بحرانی حالات میں امن قائم کرنے کے لئے تجاویز دیتے ہوئے تقاریر بھی کیں۔

اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے مکرم عبدالباسط صاحب کی سربراہی میں سات احباب پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے تمام اُمور کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے انتھک محنت کے ساتھ ہر کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ واٹس ایپ گروپ کے ذریعہ اور انفرادی طور پر بھی بہتر حاضری کے لئے مسلسل یاددہانی کروائی جاتی رہی۔ مہمانوں کی اکثریت کو مدعو کرنے اور وقت سے پہلے دعوت نامے پہنچانے میں مکرم وحید احمد صاحب اور مکرم احسان اللہ قمر صاحب کی کاوشیں نمایاں رہیں۔ مقام کانفرنس روز کمیونٹی کلب رُوم کے وسیع ہال میں جماعتی اقدار اور امن کے پیغام کے حوالہ سے خوبصورت بینرز لگائے گئے تھے۔ رات کے کھانے کا پُرتکلف انتظام کیا گیا جسے سب نے پسند کیا۔ غرض تقریباً تین گھنٹے جاری رہنے والی اس کانفرنس کے لئے قائم اس کمیٹی کے ممبران نے اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام شعبہ جات میں ہر لحاظ سے بہترین انتظام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

کانفرنس میں شمولیت کے لئے مہمانوں کی آمد ساڑھے پانچ بجے شروع ہوچکی تھی۔ نظامت اسٹیج کے فرائض انجام دیتے ہوئے مکرم احسان اللہ قمر صاحب نے شام چھ بجے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز کیا۔ مکرم راحیل احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم عبدالباسط صاحب نے کانفرنس کی غرض و غایت اور موضوع کے حوالہ سے مختصر تفصیل بیان کرتے ہوئے شرکائے کانفرنس کو خوش آمدید کہا۔

کانفرنس کے مقررین میں ایم پی بیٹرسی مکرمہ مارشا چانٹل ڈی کورڈووا صاحبہ کے علاوہ اینگلیکن چرچ کے مکرم روز پونڈر صاحب، بدھ مذہب کے بینالابوڈا صاحب، ہندو مذہب کی مکرمہ سروا کمارا راجہ صاحبہ، کیتھولک چرچ کی ڈیرڈرے برائنٹ صاحبہ، سکھ مذہب کے مکرم چرن سنگھ کومبو صاحب اور اینگلیکن چرچ کے مکرم پال ہارلینڈ صاحب بھی شامل تھے جبکہ جماعت احمدیہ کی نمائندگی مکرم رضا احمد مربی سلسلہ نے کی۔ تمام مقررین نے اپنی تقاریر میں اپنے مذہب کی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے روس اور یوکرائن کے تنازع کے تناظر میں دنیا میں امن کو قائم کرنے کی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مقررین نے جماعت احمدیہ کے موٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس پر عمل پیرا ہونا ہی دنیا میں حقیقی امن کی ضمانت ہے۔

تقاریر کے بعد سوال و جواب کا ایک مختصر سیشن بھی منعقد کیا گیا جس میں حاضرین کی جانب سے دریافت کئے گئے چند سوالات کے جوابات دیئے گئے جس کے بعد مہمانوں کو لٹریچر پر مشتمل گفٹ پیک تحفتاً دیئے گئے۔ بعد ازاں مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب نے اختتامی کلمات میں کانفرنس میں شامل تمام مہمانان، احباب جماعت اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

آخر میں شرکائے کانفرنس کی پُرتکلف کھانے سے تواضع کی گئی جس کے دوران مہمان آپس میں رسمی گفتگو بھی کرتے رہے اور کانفرنس کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کرتے رہے۔

مکرم چرن سنگھ صاحب نے کہا کہ آپ کی برادری کے ساتھ وقت گزار کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ کی طرف سے دعوت اور شاندار استقبال اور دیکھ بھال کا مظاہرہ کرنے کا بھی شکریہ۔ آپ سے رابطے میں رہیں گے اور اپنی برادریوں کی بہتری کے لئے مشترکہ طور پر کام کریں گے۔

مکرمہ سروا کمارا راجہ صاحبہ نے کہا کہ یہ ایک خوشگوار معلوماتی شام تھی۔ مجھے اس تقریب کے لئے مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ میں نے بہت لطف اٹھایا اور بہت سی معلومات سیکھیں۔ مجھے اس کانفرنس کا ویڈیو لنک ضرور بھجوائیں تا کہ میں دوبارہ اس پروگرام کو دیکھ سکوں۔ بہت جلد آپ سب سے دوبارہ ملیں گے۔ اللہ سب کو ہمیشہ خوش رکھے۔

مکرمہ ڈیرڈرے برائنٹ صاحبہ نے کہا کہ مجھے بین المذاہب کانفرنس اور عید ڈنر میں مدعو کرنے کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اس تقریب میں حصہ لینا ایک اعزاز تھا۔ قرآن پاک اور دیگر لٹریچر کے تحفے دینے اور بہترین مہمان نوازی پر آپ اور آپ کی ٹیم کا شکریہ۔

بعد ازاں کانفرنس کے منتظمین کی کمیٹی کے سربراہ مکرم عبدالباسط صاحب نے اپنے ایک پیغام کے ذریعہ اس پروگرام کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الحمد للہ ہم مہمانوں کی متوقع تعداد حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ ایم پی مکرمہ مارشا سمیت تمام مقررین اب ہمارے بہت اچھے دوست ہیں اور انشاءاللہ آئندہ بھی ہمارے پروگراموں میں شامل ہوں گے۔ مکرم احسان صاحب، مکرم وحید صاحب، مکرم شیخ نعیم صاحب کا خصوصی شکریہ جنہوں نے انتھک مدد کی اور باقی تمام ٹیم ممبران نے بھی بہت محنت سے اپنے فرائض انجام دیئے۔ مکرم قائد صاحب تبلیغ اور مقامی صدر لجنہ کا بھی بہت شکریہ جنہوں نے مختلف کاموں میں بہت مدد کی۔ انہوں نے ریجنل ناظم اعلیٰ طاہر ریجن مکرم آصف احمد صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف ہر لمحہ ہمارے ساتھ کھڑے رہے بلکہ دن میں دو تین بار فون کر کے مختلف کاموں کے بارے میں پیشرفت پوچھتے تھے اور ہر کام میں ہمارے ساتھ شامل رہے۔ انہوں نے اس ٹیم پر اپنے فخر کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

اس کانفرنس کی میڈیا کوآرڈینیشن اور فوٹوگرافی کی ذمہ داری مکرم وحید احمد صاحب نے احسن رنگ میں نبھائی۔ ایم ٹی اے، ریڈیو وائس آف اسلام، ریویو آف ریلجنز اور الفضل انٹرنیشنل کے نمائندگان پروگرام کی کوریج کے لئے موجود رہے۔ خدائے رحمٰن و رحیم اس کانفرنس کے جماعت احمدیہ کے لئے مثبت اثرات سے نوازتے ہوئے آئندہ بھی ایسے مزید کامیاب پروگرام منعقد کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: بشارت احمد شاہد۔ مبلغ سلسلہ و نمائندہ الفضل آن لائن لٹویا

جماعت احمدیہ لٹویا کی طرف سے دو کیئر سینٹرز کی امداد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ لٹویا بھی دوسرے ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرح ضرورتمند اور دُکھی انسانیّت کی خدمت کی توفیق پارہی ہے۔ گذشتہ ماہ لٹویا کے دارالحکومت ریگا (Riga) سے تقریبًا 50 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع Sigulda شہر کے ایک Care Center کو جماعت کی طرف سے بوڑھے افراد کے لئے ٹریک سوٹ اور جوتے (چپلیں) donate کرنے کی توفیق ملی۔

جب ہم امدادی سامان لے کر پہنچے تو ادارے کی ڈائریکٹر صاحبہ نے باہر آکر اپنے عملہ کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور سامان وصول کرتے ہوئے بڑی خوشی ومسرّت کا اظہار کیا۔ جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں تعارف حاصل کیا۔ اُن کو جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمت انسانیت کے بارہ میں تفصیلاً بتایا گیا۔ خاص طور پر افریقہ میں کئے جانے والے بہت سے رفاہی منصوبوں کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔

چند دن بعد اس ادارے کی ڈائریکٹر نے جماعت کے email ایڈریس پر درج ذیل الفاظ میں شکریہ ادا کیا:

”Gauja“ نامی سوشل کیئر ہاؤس کے لوگوں کا خیال رکھنے، تعاون کرنے اور فراخ دلانہ امداد کے لئے ”احمدیہ مسلم جماعت کا“ شکریہ“

”Gauja“ نامی سوشل کیئر ہاؤس کی انتظامیہ

اس کے بعد Sigulda شہر سے ہم اپنی اگلی منزل Madona county کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ لٹویا کے دارالحکومت ریگا (Riga) سے 160 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں ”Kastanas“ نامی سوشل کیئر سینٹر قائم ہے۔ گاڑی پر تقریبًا دو گھنٹے کا فاصلہ طے کرکے ہم وہاں پہنچے تو اس ادارے کی ڈائریکٹر Evita Vaska صاحبہ نے اپنے کارکنان کے ساتھ ہماری ٹیم کا استقبال کیا اور ہمارے ساتھ مل کر امدادی سامان گاڑی سے اتارا۔ انہوں نے وہاں چائے وغیرہ کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ چائے کے دوران اُنہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک میں کئے جانے والے رفاہی اور خدمت انسانیّت کے کاموں سے آگاہ کیا گیا جس پر انہوں نے بڑی حیرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس ادارے کو جماعت کی طرف سے ٹریک سوٹ، ٹراوزرز، سلیپرز، کھانا کھانے والی چھوٹی اور بڑی پلیٹیں، ٹیبل سپونز اور چائے بنانے والی الیکٹرک کیٹلز donate کی گئیں۔

محترمہ Evita Vaska صاحبہ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔

اس تقریب کے آخر پر محترمہ Evita Vaska صاحبہ کو اسلام احمدیّت کے تعارف پر مشتمل لٹوین زبان کا کچھ لٹریچر بھی پیش کیا گیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب امام حضرت امیرالمؤمنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات وراہنمائی کی روشنی میں صبح وشام اشاعت اسلام احمدیّت کی توفیق عطا فرمائے اور دُکھی انسانیّت کے درد کی دوا بننے کی توفیق دے۔ آمین

شادی پر مبارکباد اور دعا

•حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شادی کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِی الْخَیْرِ

(سنن الترمذی کتاب النکاح عن رسول اللّٰہ باب ماجاء فیما یقال للمتزوج)

اللہ تعالیٰ آپ دونوں (زوجین) پر برکتیں نازل فرمائیں اور دونوں کو حسن معاشرت عطا فرمائیں۔

اللّٰھم بارك لھم، وبارك علیھم کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث 1906)

دعا کا تحفہ

اپنی زیادتیوں، گناہوں کی مغفرت نیز ثباتِ قدم کی دُعا

انبیاء پر ایمان لانے والے ان ربانی لوگوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے جنہوں نے اپنے نبیوں کے ساتھ ہوکر دشمن سے جنگ کی اور سستی نہیں دکھائی۔ قرآن شریف میں ان کی اس دعا کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا و آخرت کے اجر عطا فرمائے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۸﴾

(آل عمران:148)

اے ہمارے رب! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 11)

(مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

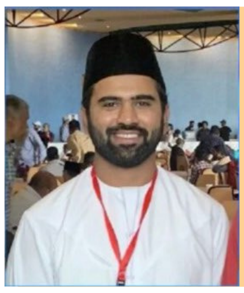

رپورٹ: اسامہ جوئیہ۔ مایوٹ

تیسرا جلسہ سالانہ مایوٹ آئی لینڈ

جماعت احمدیہ مایوٹ کے اراکین اپنے تیسرے جلسہ سالانہ کی تیاری کے لیے سارا مہینہ مصروف رہے جو 13-14/ مئی 2022 بروز جمعہ اور ہفتہ کومنعقد ہوا۔ اراکین نے آنے والے پروگرام سے پہلے تمام ضروری تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بھرپور توانائی کے ساتھ کام کیا۔ الحمدللہ، سب نے مختصر وقت میں تیاری مکمل کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کی۔

نماز جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور پرچم کشائی کی تقریب خاکسار صدر جماعت مایوٹ آئی لینڈ و مبلغ نے انجام دی۔

اس کے بعد اراکین نے ہمارے پیارے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہفتہ وار خطبہ جمعہ براہ راست دیکھا اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

افتتاحی تقریر خاکسار نے کی جس میں اس نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور مقاصد بیان کئے، نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ کے موقع پر موصول ہونے والا پیغام لوکل احمدیوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جماعت مایوٹ کے تبلیغی سیکرٹری استاد زید صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ نماز مغرب اور عشاء کے فوراً بعد عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ اس طرح جلسہ سالانہ مایوٹ 2022ء کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

جلسہ کے دوسرے دن صبح 11 بجے اجلاس کا آغاز کئی دلچسپ تقاریر سے ہوا جو کہ جماعت کے مقامی افراد نے کیں، اجتماعی ظہرانے کا اہتمام کیا گیا تا کہ برادری اور بھائی چارے کے رشتے کو مضبوط کیا جا سکے۔

آخری نشست کے دوران خاکسار نے تقریر کی جس میں اس نے اولاد کی بہتر تربیت کرنے کے طریق بیان کئے، اور اس کے کچھ ہی دیر بعد جماعت احمدیہ کبابیر، محمد شریف عودہ صاحب نے virtually خطاب فرمایا۔ انہوں نے اختتامی تقریر کی، جسے اراکین نے بہت سراہا۔ استاد زید صاحب نے عربی سے ماؤرے زبان میں ترجمہ میں مدد کی۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد ہمارے بھائیوں کی انتھک محنت سے جلسہ سالانہ کا آخری کھانا پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریب کامیاب رہی اور خاکسار اور استاد زید صاحب نے جلسہ سالانہ کے ساتھ ساتھ اس تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔

ایک سبق آموز بات

حق

دنیا انسان سے سارے حق چھین سکتی ہے۔ لیکن اس سے محنت کرنے، محبت کرنے، وفا کرنے، تقویٰ کی راہ پر چلنے، اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے اور اس سے دعا کرنے کا حق کبھی نہیں چھین سکتی۔ چنانچہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس حق کا جی بھر کر استعمال کرتے رہیں۔

(بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا)

فقہی کارنر

امام کے سلام پھیرنے سے قبل غلطی سے سلام پھیر لینا

نماز مغرب میں آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے پیش امام صاحب کی آواز آخری صفوں تک نہ پہنچ سکنے کے سبب درمیانی صفوں میں سے ایک شخص حسب معمول تکبیر کا بآواز بلند تکرار کرتا جاتا تھا۔ آخری رکعت میں جب سب التحیات بیٹھے تھے اور دعائے التّحیات اور درود شریف پڑھ چکے تھے اور قریب تھا کہ امام صاحب سلام کہیں مگر ہنوز انہوں نے سلام نہ کہا تھا کہ درمیانی مکبر کو غلطی لگی اور اس نے سلام کہہ دیا اور بعض نے سنتیں بھی شروع کر دیں کہ امام صاحب نے سلام کہا اور درمیانی مکبّر نے جو اپنی غلطی پر آگاہ ہو چکا تھا دوبارہ سلام کہا۔ اس پر نمازیوں نے جو پہلے سے سلام کہہ چکے تھے اور نماز سے فارغ ہو چکے تھے مسئلہ دریافت کیا کہ آیا ہماری نماز ہوگئی یا ہم دوبارہ نماز پڑھیں؟

صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے جو خود بھی پچھلی صفوں میں تھے اور امام سے پہلے سلام کہہ چکے تھے فرمایا کہ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا جا چکا ہے اور حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ:۔

آخری رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد اگر ایسا ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز ہو جاتی ہے۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(بدر 2 مئی 1907ء صفحہ 2)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

16 جون 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:10	19:04
مدینہ منورہ	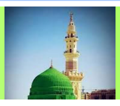	04:01	19:12
قادیان		03:43	19:36
ربوہ		03:23	19:16
اسلام آباد ٹلفورڈ	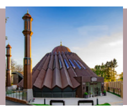	03:17	21:21